علاج کے لئے حرام جانوروں کا استعمال اورفقہی تحقیق

مولانامفتی اقبال حسین صابری

مدرس مدرسہ تعلیم القرآن مسجد اسامہ مصریال روڈ (راولپنڈی)

نمبرشمار	ذیلی عنوانات	نمبرشمار	ذیلی عنوانات
۱	تمہید	۲	پیوندکاری کی چندصورتیں
۳	زندہ جانواروں سے کاٹے ہوئے حصے کاحکم	۴	خنزیر کے اعضاء کاحکم
۵	خنزیر کے عضوکی پیوندکاری اورایک تحقیق	۶	خلاصة بحث

تمہید: دین اسلام قیامت تک کے لئے آنے والے انسانوں کے لئے ضابطہ حیات ہے جس میں زندگی کے تمام احکامات موجود ہیں۔ اسلام زندگی کے ہرشعبے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے زندگی کا کوئی گوشہ ایسانہیں جس پر اسلام نے روشنی نہ ڈالی ہو،موجودہ دور کو ٹیکنالوجی کا دورکہاجاتا ہے جس میں نئی نئی چیزیں ایجادہوئی اور ہرشعبے میں بے شمارتبدلیاں واقع ہوئی لوگوں کے لئے بے شمارسہولیات میسرہوئی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسی چیزیں بھی ایجادہوئی جن کا شرعی حکم صراحۃً قرآن وسنت میں نہیں ملتاان مسائل کے حل کے لئے قرآن وسنت سے فقہاء نے ایسےقواعدوضوابط مقرر کئے جن کی روشنی میں ہرآنے والے نئے مسئلے کاحل بآسانی تلاش کیا جاسکتا ہے اس لئے جدید مسائل کے حل کرنے کا وہی طریقہ ہے جوفقہاء نے مقرر کیا ہے یعنی جدید مسائل کے حل کے لئے ہم ان ہی قواعد کی طرف رجوع کریں گے جن کوفقہاء نے مقرر کیا ہے اس اصول کی روشنی میں پیش آمدہ مسائل کوحل کیا جائے گاان ہی جدید مسائل میں سے ایک مسئلہ اعضاء کی پیوندکاری کا بھی ہے موجودہ طب اورسائنس نے یہ ممکن بنادیا کہ اگرکسی انسان کاکوئی عضولگادیاجائے تومریض تندرست ہوجاتا ہے اورشدیدقسم کے تکلیف سے اس کونجات مل جاتی ہے جیسا کہ اس سائنسی دورمیں خراب گردہ پھیپھڑا کونکال کردوسرے کا گردہ اورپھیپھڑالگادیاجاتا ہے اس کوفقہاء کی اصطلاح میں پیوندکاری کہاجاتا ہے۔

پیوندکاری کی چندصورتیں ہیں:

(۱) کہ کسی انسان کاایک عضودوسرے انسان کے لئے استعمال کیاجائے مثلاً گردہ، پھیپھڑہ وغیرہ لےکرمریض کے خراب شدہ عضوء کی جگہ پراس کوپیوندکیاجائے ایسا کرناشرعاً ناجائز ہے اس میں ایک توانسان کی تذلیل ہے اوردوسرایہ کہ انسان اپنے کسی بھی عضوکامالک ومختارنہیں ہے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ کسی غیرجاندارمثلاً پلاسٹک لوہے یاسونے چاندی وغیرہ کوئی عضوبناکرجسم میں فٹ کردیاجائے مثلاًکسی کی

انگلی کٹ جائے یا ہاتھ ناک وغیرہ کٹ جائے تو سونے چاندی یا دوسری اشیاء سے مصنوعی انگلی، ناک یا ہاتھ بنا کر ان کی جگہ فٹ کر دیا جائے تو ایسی پیوندکاری بالاتفاق جائز اور درست ہے اسکی مثال حضرت عرفجہ کا واقعہ ہے چنانچہ ابوداود میں ہے **عرفجه ابن اسعد قطع يوم الكلاب فاتخذ انفاً من ورقٍ فانتن عليه فامره النبي ﷺ فاتخذ انفاً من ذهب (ابو داود ص ۵۸۲)**

یعنی حضرت عرفجہ کی ناک جنگ میں کٹ گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی مگر اس میں بدبو پیدا ہوگئی تو آپؐ نے فرمایا کہ سونے کی ناک بنوالو تو انہوں نے سونے کی ناک بنوالی چنانچہ اسی وجہ سے فقہاء کرام نے سونے چاندی کی دانت لگانے یا دانتوں کی بندش میں اس کے تار استعمال کرنے کی اجازت دی ہے چنانچہ ترمذی کی روایت ہے **وقد روى عن غير واحد من اهل العلم انّهم شدوا اسنانهم بالذهب (ترمذی جلد اول باب اللباس ص ۳۰۴)**

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ کسی انسان کا کوئی عضو ناکارہ ہو جائے اور اس کے بجائے کسی جانور کے عضو کو استعمال کیا جائے تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی ایسے جانور کے استعمال کی ضرورت پیش آئی جن کا کھانا جائز ہے تو شرعی طریقے سے اس کو ذبح کر کے اس کے پاک عضو کو پیوندکاری کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔

المحیط البرہانی میں ہے، **قال محمدؒ ولا باء س بالتداوى بالعظم اذا كان عظم شاةاو بقرةٍاوبعير او فرسٍ اوغيره من الدواب الاعظم الخنزير والآدمى فانه يكره التداوى بهما (المحيط البرهانى جلد ۶ ص ۱۱۶)**

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ ہڈیوں سے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ ہڈی بکری، گائے، اونٹ گھوڑے یا دیگر جانوروں کی ہو سوائے خنزیر اور آدمی کے ہڈیوں سے علاج مکروہ ہے لیکن وہ جانور جو غیر ماکول اللحم ہیں یعنی جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا تو آیا ان کے کسی عضو کو لے کر پیوندکاری جائز ہوگی یا نہیں؟

تو غیر ماکول اللحم جانور یعنی جن کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے ان کے بعض اجزاء ایسے ہیں جو شرعاً پاک ہیں جیسے کہ ہڈی، سینگ (کھر) دانت وغیرہ تو جو اعضاء پاک ہیں ان سے پیوندکاری جائز ہوگی درمختار میں ہے **وشعر الميتة غير الخنزير على المذهب وعظمها طاهر (درمختار جلد ۱ ص ۳۹۹)** اور مردار کے بال اور ہڈیاں پاک ہیں سوائے خنزیر کے۔

اور اگر غیر ماکول اللحم جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے تو اس سے اس جانور کا گوشت پاک ہو جاتا ہے ذبح کے بعد نجس نہیں رہتا **قال فى الشامى وماطهر به اى بدباغ طهر بذكاةٍ على المذهب خرج الخنزير فانه لايطهر بالذكاةِوان الذكاة لاتعمل فى الخنزير والآدمى (در المختار جلد ۱ ص ۱۹۶)**

جس جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو اس کا گوشت ذکاۃ شرعی سے بھی پاک ہو جاتا ہے اس سے خنزیر نکل جائے گا اس لئے کہ وہ ذکاۃ شرعی سے بھی پاک نہیں ہوتا اور ذکاۃ شرعی خنزیر اور انسان میں عمل نہیں کرتا۔ **وشعر انسان الميتة وعظمهما طاهران (شرح العينى على كنز الدقائق جلد ۱ ص ۲۱)** انسان اور مردار کے بال اور ان کے ہڈیاں پاک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مذبوح

جانور کا گوشت پاک ہو جاتا ہے اگر چہ وہ غیر ماکول اللحم ہو اور یہی حکم اس کی ہڈیوں کا بھی ہے اس لئے غیر ماکول اللحم مذبوح جانور کا استعمال کرنا جائز ہے یعنی اس کے پاک عضو کی پیوند کاری جائز ہوگی جبکہ حرام جانوروں کے ناپاک اجزاء سے پیوند کاری بغیر حالت اضطراری کے جائز نہ ہوگی۔ مفتی عبدالسلام چاٹگامی مدظلہ لکھتے ہیں: فقہاء اسلام نے لکھا ہے نجس العین خنزیر کو چھوڑ کر مابقیہ ماکول اللحم جانور کا گوشت کھانا جائز ہے یا جن کا گوشت کھانا شرعاً جائز نہیں ان کو باضابطہ بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اور ان کے اعضاء لے کر انسان کے عضو میں جوڑ دے تاکہ انسان تکلیف اور اذیت سے چھٹکارہ پائے یا اس کی زندگی بچ جائے یا انسانی جسم کی صلاحیت میں اس کی وجہ سے اضافہ ہو تو یہ جائز اور درست ہے (انسانی اعضاء کی پیوند کاری اور اس کے شرعی احکام ص: ۲۹۴)

مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں: تبادلہ اعضا انسانی کی تین صورتیں ہیں (پہلی صورت ذکر کرنے کے بعد) دوسری صورت یہ ہے کہ حیوانات کے اعضاء سے کام لیا جائے یہ بھی قدیم زمانے سے جاری تھا اور حال ہی میں طبی تحقیقات اور سرجری ترقیات نے اس میں نئے نئے انکشافات کئے ہیں اور اگر ماہرین فن حضرات اس طرف پوری توجہ دیں تو اس معاملے میں بہت سے نئے انکشافات اور زیادہ سے زیادہ کامیاب معالجات کی بڑی امید کی جاسکتی ہے یہ دونوں صورتیں دینی، دنیوی، شخصی، اجتماعی ہر حیثیت سے بے خطر بے ضرر ہیں (انسانی اعضاء کی پیوند کاری ص ۳۵) مفتی شفیع صاحبؒ کی مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جس طرح پاک مصنوعی اعضاء کا استعمال شرعاً جائز ہے اسی طرح مذبوح جانوروں کے اعضاء کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے اس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں مفتی عبدالسلام چاٹگامی مدظلہ لکھتے ہیں: (مصنوعی اعضاء لگانے کے جواز اور اس کے شرائط)

(الف) مصنوعی اعضاء پاک اشیاء سے بنے ہوئے ہوں نجس ناپاک اشیاء سے بنے ہوئے نہ ہوں اور نجاست کی ملاوٹ بھی اس میں نہ ہو

(ب) مثلاً خنزیر کی ہر چیز ناپاک اور حرام ہے مصنوعی اعضاء میں خنزیر کے اجزاء مخلوط نہ ہو۔

(ج) اسی طرح حرام جانوروں کے ناپاک اعضاء اس میں شامل نہ ہو جیسا کہ گوشت و پوست، خون، چربی، اور چکنائی والی ہڈی وغیرہ ہیں

(د) حلال جانوروں میں سے مردہ جانوروں کے ناپاک اجزاء یا اس سے بنے ہوئے اعضاء نہ ہو مثلاً حلال جانوروں کا گوشت پوست، خون، چربی، اور چربی والی ہڈی وغیرہ

(ہ) خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کے بال، ناخن، کھر، دانت، صاف اور خشک ہڈیاں، سینگ وغیرہ لگانا تو ہر حال میں جائز ہے ضرورت کے تحت ہو یا بلا ضرورت محض زینت کے لئے بھی۔

(و) البتہ ناپاک اور حرام جانوروں کے ناپاک اعضاء اسی طرح پاک اور حلال جانوروں کے ناپاک اعضاء کا استعمال مصنوعی اعضاء میں بصورت اضطرار اور شدید مجبوری جائز ہے عام حالات میں ناجائز اور حرام ہے (انسانی اعضاء کی پیوند کاری اور اس کے شرعی احکام ص: ۴۴) جان کی ہلاکت یا عضو ضائع ہونے کا قوی خطرہ ہو اور اس مطلوبہ عضو کا بدل صرف ایسے ہی جانوروں میں مل سکتا ہو جن کا کھانا حرام ہے یا حلال تو ہے لیکن بطریق شرعی ذبح نہیں کئے گئے ہیں تو ایسی صورت میں ان غیر ماکول اللحم مگر غیر مذبوح جانوروں کے اعضاء

کا استعمال جائز ہے (اہم فقہی فیصلے ص:۱۲)

اگر کوئی مریض ایسا ہے کہ جس کا عضو حلال جانوروں میں میسر نہ ہو اور وہ عضو صرف حرام غیر مذبوح جانوروں میں موجود ہو تو اضطراری حالت میں حرام جانوروں کے اعضاء کا استعمال کرنا یعنی اس کے عضو کی پیوند کاری بھی جائز ہوگی۔

مفتی نظام الدین صاحب ناظم امارت شرعیہ بہار واڑیسہ لکھتے ہیں: اعضائے انسان کے کسی نقص کو دور کرنے کیلئے حیوانات کے اعضاء اوران کے ہڈیوں کا استعمال اضطراری حالت میں حرام وحلال کے فرق کے بغیر کسی بھی جانور کے اعضاء سے کام لیا جاسکتا ہے خواہ عضو نکالنے کے بعد وہ جانور زندہ رہے یا نہ رہے اور خواہ اسے خریدنا پڑے البتہ اگر زندگی کو خطرہ نہیں ہے تو بھی حلال جانور اور پاک اشیاء کا بھی استعمال درست ہوگا حرام کا استعمال صرف اضطراری حالت ہی میں درست ہوگا اعضاء کی پیوند کاری ص: ۲۳۰)

چنانچہ شرح الحموی میں ہے۔

بلوغه حداًان لم يتناول الممنوع هلك او قارب وهٰذا يبيح تناول الحرام. (ج ا ص :۲۵۳ طبع بيروت)

اضطراری حالت یہ ہے کہ مریض ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اگر حرام چیز کو استعمال نہ کیا تو ہلاکت نفس عضو یا قریب المرگ ہونے کا خطرہ ہو تو ایسی حالت میں حرام چیز کو استعمال کرسکتا ہے۔اس سے معلوم ہو کہ حرام جانوروں کے ناپاک اعضاء کی پیوند کاری صرف اضطراری حالت میں جائز ہے عام حالات میں اس کی اجازت نہیں ہے۔اسی طرح اشباہ میں الضرورات تبيح المخطورات ومن ثم جاز اكل الميتة عند المخمصة واساغة اللقمة بالخمر (الاشباه والنظائر جلد ا ص ۲۵۱)

ضرورت حرام چیزوں کو مباح کردیتی ہے اسی وجہ سے فاقہ کہ وقت مردار کھانا اور گلے میں لٹکے ہوئے لقمے کو شراب کے ذریعے حلق سے نیچے اتارنا جائز ہے۔

تکملہ فتح الملهم میں ہے ولكن اكثر مشايخ الحنفيةؒ افتوى بجواز لاتداوى بالحرام اذا خبر طبيب حاذق بان المريض ليس له دواء آخر (تكمله فتح الملهم جلد ۲ ص ۳۰۲)

اور اکثر مشائخ احناف نے حرام چیز سے علاج کے جواز کا فتوی دیا ہے جب ماہر تجربہ کار طبیب (ڈاکٹر یہ کہہ کر اس مرض کا علاج اس کے سواء اور کوئی نہیں۔

شرح العینی میں ہے وفي النهاية يجوز التداعي بالمحرم كالخمر والبول اذا اخبره طبيب مسلم ان فيه شفاء ولم يجد غيره من لمباح مايقوم مقامه (شرح العيني على كنز الدقائق جلد ۲ ص ۳۸۷)

تمام عبارات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حرام اور ناپاک اشیاء کا بطور علاج کے استعمال کرنا عام حالات میں جائز نہیں لیکن جب مجبوری کی حالت ہو اور اس مرض کا علاج مباح اشیاء میں موجود نہ ہو تو حرام اشیاء کو بطور علاج استعمال کرسکتا ہے ورنہ استعمال نہیں کرسکتا۔

زندہ جانور سے کاٹے ہوئے حصے کا حکم: جو حصہ زندہ جانور سے کاٹ کر الگ کیا جائے تو اس کی پیوند کاری جائز نہ ہوگی اس

لئے زندہ جانور سے جدا کیا ہوا حصہ مردار ہے ترمذی کی روایت ہے ما یقطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھو میتۃ.
(جلد اص :۲۷۳) جانور سے جو حصہ الگ کیا جائے اور جانور زندہ ہو تو مردار کے حکم میں ہے، اس لئے جو حصہ زندہ جانور سے کاٹ کر الگ کیا جائے اس کی پیوند کاری جائز نہیں وہ حصہ مردار ہوگا اور مردار کے استعمال کی اجازت صرف اضطراری حالت میں ہے عام حالت میں قطعاً اجازت نہیں۔

خنزیر کے اعضاء کا حکم: تمام حرام جانور زکاۃ شرعی سے پاک ہو جاتے ہیں لیکن صرف خنزیر ایسا جانور ہے جو زکاۃ شرعی سے بھی پاک نہیں ہوتا اس لئے کہ خنزیر نجس العین ہے اور نجس العین ہونے کی وجہ سے خنزیر کے اعضاء کی پیوند کاری کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ۔لایطھر الخنزیر لانہ نجس العین بمعنی ان ذاتہ بجمیع اجزاء حیاً و میتاً (درمختار) البتہ جب اضطراری حالت ہو اور حلال جانوروں کے اعضاء میسر نہ ہو اور نہ ہی حرام جانور کا کائی عضو میسر ہو اور نہ ہی پلاسٹک کا کوئی عضو موجود ہو یعنی اس عضو کا متبادل موجود نہ ہو اور حالت بھی ایسی ہو کہ اگر خنزیر کا وہ عضو استعمال نہ کیا گیا ہو۔ تو ہلاک ہو جائے گا یا قریب المرگ ہو جائے گا تو ایسی حالت میں اشد مجبوری کی وجہ سے خنزیر کے عضو کی پیوند کاری جائز ہو گی۔

فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ اگر ماہر طبیب، دیندار مسلم طبیب تجویز کرے کہ بغیر سور (خنزیر) کے گوشت کے شفاء ممکن نہیں اور کوئی حلال دواء اس مرض کے لئے کافی نہیں تو پھر بوجہ مجبوری اس کی اجازت ہوگی (فتاویٰ محمودیہ جلد ۵ ص:۱۷۴)

خنزیر کے عضو کی پیوند کاری کے بارے میں مفتی نظام الدین اعظمیؒ کی تحقیق انیق:

سوال: خنزیر کے کسی عضو کی پیوند کاری کو بحالت اضطراری انسان کے جسم میں پیوند کاری کر کے لگا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یہ تو منصوص علیہ ہے کہ بوقت اضطراری خنزیر کا گوشت حلال الاکل ہے مگر آج کل ڈاکٹر لوگ اعضاء خنزیر کو بدن انسانی میں استعمال کرتے ہیں مثلاً، دل، گردہ، جگر وغیرہ تو اگر یقین ہے کہ فلاں عضو کی پیوند کاری سے جان بچ جائے گی ورنہ تو موت ہے ایسے موقع پر اعضاء انسانی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: انسانی اعضاء کو باعتبار خنزیر کے بندر وغیرہ جانوروں کے اعضاء سے زیادہ مشابہت و مناسبت مسلم ہے جس کے ذریعے سے بعد ذبح شرعی یہ علاج بدرجہ اولیٰ ہوسکتا ہے نیز جمادات اور حیوانات کے اجزاء سے یہ پیوند کاری بخوبی ہو سکتی ہے جو بلاشبہ جائز اور درست ہے بلکہ اب پلاسٹک اور سلیکلون سے ہر قسم کے اعضاء اندرون و بیرون ایسے ایجاد ہو گئے ہیں جو ہر مزاج کے مواقع اور دیرپا اور زیادہ مفید سہل الحصول بھی ہوتے ہیں اور شرعاً بھی جائز رہتے ہیں پھر وہ اضطرار کہاں رہا بلکہ اگر غور کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر کے اجزاء و اعضاء کا بے محابا استعمال کرنا دہریت و لامذہبیت کے مزاج سے خوگر بنانے اور دہریت و لامذہبیت کی اشاعت کی غرض سے بھی ہوتے ہیں فافھم اور بتقدیر تسلیم اضطراری بھی خنزیر کے کسی عضو کی پیوند کاری کو ظاہری اعضاء جوارح میں جیسے ہاتھ، پیر جلد وغیرہ

اکل میۃ یا اکل لحم خنزیر کھانے کی جواز پر قیاس کرنا جواز کی گنجائش نہ ہوگی یہ قیاس قیاس مع الفارق ہوگا اس لئے کہ اکل کی صورت میں وہ ماکول ہضم ہوکر ختم ومعدوم ہوجاتا ہے یا متبادل بہ دم ولحم وشحم ہوجاتا ہے قائم وباقی نہیں رہتا جبکہ عضو خنزیر ہونے کی صورت میں عضو مردار ہونے کے ساتھ ساتھ نجس العین کا بقاء وتلبس بھی لازمی آئے گا جس کی انسان کا جسم ہمیشہ گندہ پلید رہے گا کسی وقت بھی طہارت پذیر نہیں ہوسکے گا اور نماز جیسی اہم اور مطلوب عبادت جو بین العباد ولمعبود رابطہ مطلوبہ کے قیام وبقاء کا اہم ذریعہ ہے فوت ہوجائے گا اور اس سے محرومی لازم آئے گی پس ایسی حالت میں ایک مومن کا جذبہ ایمانی کبھی اس کو گوارہ نہ کرے گا بخلاف اکل کی صورت کے کھالینے کے باوجود گندہ وپلید نہ ہوگا اگر ہاتھ منہ گندہ بھی ہوگا تو دھوکر پاک وصاف کرلے گا اور کسی خاص اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اس خاص اجزاء کی گنجائش بھی نکل آئے گی تو یہ حکم کلی وعمومی نہ ہوگا اور عموم جواز کا مثمر نہ ہوگا ہاں دواں یا کیپسولوں میں مخلوط ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا قیود کے ساتھ اضطراری حالت میں حکم مثل اکل میتہ کے حکم کا ہوگا اور وقتی طور پر بقدر ضرورت ومجبوری استعمال کی گنجائش ہوسکے گی۔اسی طرح اگر جسم کے اندرونی اعضاء دل، گردہ، جگر، آنت وغیرہ کی ضرورت ہوکر واقعی وہ اضطرار شرعی متحقق ہوجائے اور جمادات ونباتات یا پلاسٹک سیکلون نہ بنے تو خنزیر کے دل، گردہ وغیرہ کی پیوندکاری نہ کی جائے حتی المقدور غیر خنزیر لے کر اس کو ذبح شرعی کے بعد اس کے ان اعضاء کی پیوندکاری کی جائے ورنہ ایسا مکروہ ہوگا اور خنزیر کے دل گردہ کی پیوندکاری میں فقہ کے اعتبار سے کراہت شدیدہ بحکم حرام ہوگا (نظام الفتاویٰ جلد اص:۲۴۹)

خلاصۂ بحث:

(۱) خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کے پاک اعضاء مثلاً ناخن، کھر، بال، دانت، صاف اور خشک ہڈیاں کی پیوندکاری ہر حال میں جائز ہے

(۲) حلال جانوروں اور غیر ماکول اللحم مذبوح جانوروں کے عضوء کی پیوندکاری جائز ہوگی۔

(۳) حلال جانوروں کے ناپاک اعضاء یا غیر ماکول اللحم غیر مذبوح جانوروں کے اعضاء کی پیوندکاری شدید مجبوری کی بناء پر حالت اضطراری میں جائز ہوگی۔

(۴) خنزیر کے اعضاء ذبح کرنے کے بعد بھی نجس ہوتے ہیں اس لئے خنزیر کے اعضاء کی پیوندکاری جائز نہ ہوگی نجس العین ہونے کی وجہ سے لیکن اگر مریض ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اس کے بغیر ہلاک ہونے کا خوف ہو اور اس عضوء کا بدل نہ ماکول اللحم جانوروں میں ہو اور نہ غیر ماکول اللحم جانوروں میں اور نہ ہی پلاسٹک کے اعضاء میں اس کا بدل ہو تو پھر ایسی مجبوری کی حالت میں خنزیر کے اجزاء کی پیوندکاری جائز ہوگی۔